



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گیارہویں کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

جو چیز ماسوائے اللہ کے لئے نامزد کی جائے وہ حرام ہے۔

قرآن مجید میں ہے:

وَمَا أُكَلِّمُ بِهِ غَيْرَ اللَّهِ ۚ... سورة البقرة ۱۷۳

”اور جس چیز پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے۔ حرام کر دیا“

حاشیہ جانندہری ہے۔ یہ ترجمہ لغوی معنوں کی بنا پر کیا گیا ہے۔ لغت میں ”الہال“ کے معنی آواز بلند کرنے کے ہیں۔ مفسرین جو اس لفظ کے معنوں میں ذبح کا لفظ شامل کرتے ہیں۔ وہ شان نزول کے لحاظ سے کرتے ہیں۔ کیونکہ جاہلیت میں جو جانور غیر اللہ کے لئے مقرر کیا جاتا تھا۔ ذبح کرنے کے وقت بھی اس غیر کا نام لیا جاتا تھا۔ ورنہ حقیقت میں جو چیز غیر اللہ کے لئے مقرر کی جائے خواہ وہ جانور ہو یا اور کچھ حرام ہے۔ اس لئے کہ آیت میں حرف ”ما“ استعمال فرمایا گیا ہے۔ جس کے معنی ہیں جو چیز اور وہ عام ہے۔ ذبح حیوان اور دیگر چیزوں کو خواہ کھانے کی ہو یا پینے کی یا اور طرح استعمال کرنے کی سب کو شامل ہے۔ حرمت و حلت میں نیت کو بڑا دخل ہے۔ مثلاً جو جانور غیر اللہ کے لئے مقرر کیا گیا ہو اس پر ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا جائے یا غیر اللہ کا حرمت کے لحاظ سے برابر ہے۔ اللہ کا نام لینے سے وہ حلال نہ ہوگا علماء کرام نے لکھا ہے کہ اگر کسی مسلمان نے کوئی جانور غیر اللہ کے تقرب کے لئے ذبح کیا وہ اسلام سے خارج ہو گیا اور وہ جانور ایسا ہو گیا جیسا مرتد کا ذبح کیا ہوا۔ (1) بہر حال نذر کی نیت اللہ کے لئے ہی کرنی چاہیے۔ اور ذبح کرنے کے وقت اس پر اسی وحدہ لا شریک کا نام لینا چاہیے۔ کیونکہ وہ اپنے ساتھ کسی کو شریک نہیں کروانا چاہتا۔ گیارہویں بھی چونکہ جملہ قوم باسم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہوتے ہیں۔ لہذا وہ بھی حرام ہے اس کا کھانا جائز ہے۔

۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ((لا تعترفی الاسلام)) امام ابو داؤد نے اس مسئلہ پر ان الفاظ کے ساتھ باب قائم کیا ہے: ”باب کراہیۃ الذبح عند القبر“ پھر اوپر والی حدیث بیان کی۔ وقال عبد الرزاق: کانوا عن القبر بقرہ او شاة صحیح ابی داؤد (2/520) (3222) للہبانی۔ وہ (یعنی مشرک) قبر کے پاس گائے یا بکری کو ذبح کرتے تھے۔ حضرت محمد الصلت ثانی فرماتے ہیں۔ ”اور یہ لوگ جو بزرگوں کے لئے جو حیوانات (مرغیوں، بکریوں وغیرہ) کی نذر ملتے ہیں اور پھر ان کو قبروں پر لے جا کر ذبح کرتے ہیں تو فحشی روایات میں اس فعل کو بھی شرک میں داخل کیا گیا ہے۔“ (مکتوب امام ربانی دفتر سوم مکتوب: 419 بحوالہ تفسیر احسن البیان (ص 848) فقہ حنفی کی مشہور کتاب ”در مختار“ میں ہے۔ واعلم ان النذر الذی یقع للاموات من اکثر العوام الی ضریح الاولیاء الحرام تقرباً الیہم فہو بالاجماع باطل وحرام: ”(آخر کتاب الصوم) اس در مختار کی شرح فتاویٰ شامی (2/139) مطلب فی النذر) میں اس کے باطل اور حرام ہونے کی یہ وجہ بیان کی گئی ہے کہ ”والنذر لمخلوق لا یجوز لانه عبادة والعبادة لا تمحون لمخلوق“ اور یہی فتویٰ فتاویٰ عالمگیری میں دیکھئے (1/216) باب الاعکاف بحوالہ تفسیر احسن البیان (ص 85) امام نووی شارح مسلم فرماتے ہیں۔ ”الیسے جانور سے جو غیر اللہ کی تعظیم کے لئے کھانا گیا ہو مطلقاً پرہیز کرے گا اس پر کائے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاوے۔ (شرح صحیح مسلم، کتاب الاضاحی باب تخریم الذبح الغیر اللہ تعالیٰ) (حافظ شفاء اللہ مدنی)

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج 1 ص 568

محدث فتویٰ

